(قسط ۸)

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی ، اسلام آباد

احمد خاں - ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی

○ مخطوطہ ۲۹ (داخلہ نمبر ۳۷۷۵)

- کتاب التیسیر فی القراءات السبعۃ (عربی)
- مصنف: اُبوعمرو عثمان بن سعید الدانی المتوفی ۴۴۴ھ
- ورق ۹۰ ، تقطیع $\frac{5\frac{1}{2} \times 7\frac{1}{2}}{3\frac{3}{4} \times 6}$ ۱۷ سطری ، بخطِ نسخ کاغذ دیسی قطنی مصر کا بنا ہوا ، روشنائی کجری ہے۔

کتاب کا موضوع یہ ہے کہ قرأت سبعۃ میں جو حرکات اور آوازوں کا اختلاف ہے اسے بیان کیا جائے۔ مصنف نے سب سے پہلے ان قراء کا مختصر ذکر کیا ہے جنہوں نے یہ قرارات سبعۃ کی روایت کی ہے یا جن کی طرف قرارات سبعۃ منسوب ہیں۔ اس کے بعد قرآن مجید کی ہر ایک سورت میں جہاں جہاں قراء نے قرأت میں حرکات کا فرق کیا ہے اس کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ زیادہ تر اختلافات الفاظ کی حرکات میں ہیں مثلاً سورۃ اخلاص میں لفظ "کفواً" میں یہ اختلاف بتایا گیا ہے کہ بعض قاریوں نے اس کے "ف" حرف کو زبر اور بعض نے پیش پڑھا ہے۔ سورۃ کافرون میں "وَلِیَ دِینِ" میں حفص اور ہشام کی قرارات "ی" کی زبر کے ساتھ ہے، اور البزی اور دوسرے قراء کے نزدیک "ی" ساکن ہے۔

اُبوعمرو عثمان ابن الدانی علم قرارات وعلم نحو دونوں کے ماہر تھے۔ یہ اندلس کے ایک شہر دانیہ میں ۳۷۱ھ میں پیدا ہوئے۔ اس کے بعد انھوں نے بسلسلہ تحصیلِ علم مصر و حجاز کا سفر کیا۔ مکہ مکرمہ میں کچھ دن ٹھہرے۔ اس کے بعد مراکش چلے گئے۔ اور پھر وہاں سے اپنے وطن لوٹ گئے۔ ان کی وفات کے سن میں تو کوئی شبہ نہیں البتہ مقام وفات مشکوک ہے۔

یہ کتاب اختلاف قراءت پر مختصر مگر جامع کتاب ہے جس شخص کے پاس یہ نسخہ تھا اس نے حالی کے اختلافات جو ان کی امہات کتب میں بصورت زائد موجود ہیں ان کو اس کتاب کے حاشیہ پر جابجا لکھ دیئے ہیں۔ قراءت کے اختلافی کلمات اور املاء پر کہیں کہیں سرخ روشنائی سے کھینچ دیئے ہیں۔ اس نسخہ کا مقابلہ ایک دوسرے نسخہ سے ۱۶ جمادی الثانیہ ۱۳۰۳ھ میں ہوا ہے۔ آخر میں یہ نسخہ وقف یوسف عامری ... بنا مریۃ (قاہرۃ) میں موجود تھا۔ جو میں قاہرہ سے یہ نسخہ مولانا عبدالعزیز میمنی نے اس لائبریری کے لئے خریدا تھا۔

یہ کتاب ۱۳۲۸ھ میں دہلی سے چھپ چکی ہے۔ اس کے بعد بھی کئی مرتبہ چھپی اور ابھی حال ہی میں ۱۳۸۲ھ میں لاہور سے چھپی ہے۔

○ مخطوطہ ۳۰ (داخلہ نمبر ۲۷۷۶) اس جلد میں دو کتابیں ہیں۔

- فتح الکریم (عربی)
- مصنف: نامعلوم
- ورق ۲۰، تقطیع ۸ ۵/۲ × ۵ ۱/۲، ۲۰ سطری، کاغذ قطنی مصری ہے۔ سیاہ روشنائی معمولی صاف ہے، عنوانات شرح رنگ دار معمولی روشنائی سے دیئے گئے ہیں۔ خط نسخ بقدر ماقرا ہے۔ دونوں کتابوں کے کاتب کا نام حسن بن شیخ احمد الجبرتی الحنفی ہے۔ سنہ کتابت ۱۲۰۰ھ ہے۔

علم تجوید کے مشہور امام شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد ابن الجزری الدمشقی (المتوفی ۸۳۳ھ) کی ایک بڑی مقبول منظوم کتاب ہے: طیبۃ النشر فی قراءات العشر۔ اس معروف کتاب کی مختلف اوقات میں مختلف علمائے تجوید نے شرحیں نظم اور نثر دونوں میں لکھی ہیں۔ ان میں ایک شرح خود ان کے صاحب زادے شیخ احمد بن محمد ابن الجزری (۷۷۰ - ۸۵۹ھ) نے کی ہے۔ یہ شرح نثر میں ہے اور بارہا چھپ چکی ہے۔ زیر نظر مخطوطہ بھی اسی طیبۃ النشر کی منظوم شرح ہے۔ ابتدا یوں ہے:

حمدتُ إلٰهًا كافيًا من توكلا — عليه ومغنٍ من إليه تبتلا

یہ شرح ۱۲۸۳ھ میں لکھی گئی ہے۔ نظم کے آخر میں خود مصنف نے اس شرح کی تالیف کا سن بایں طور بیان کیا ہے:

ولى رغب فيه - تمّ نظماً وتمّ أزل لستى ختام الأنبياء منوسلا
١٢٨٤ھ

مصنف نے اس کتاب کا نام فتح الکریم رکھا ہے جس طرح کہ اس شعر سے ظاہر ہے:

وسمّيته فتح الكريم تيمّناً فأسئل ربي أن يمنّ فيكملا

اس نامعلوم مصنف کا زمانہ تیرھویں صدی ہجری کا آخری نصف نظر آتا ہے۔ کتاب کے آخر میں یہ ایک عبارت ہے:

وذلك لأستاذ الكامل الفطن الأديب والفهامة الأريب راجي غفر المساوي الشيخ محمد بيومي الشبرادي۔

یعنی یہ کتاب محمد بیومی الشبرادی کے لئے کتابت ہوئی ہے۔ اگرچہ شیخ محمد بیومی بھی اپنے وقت کے علم تجوید کے ماہر تھے اور شعر بھی کہتے تھے، اور وہ زمانے کے اعتبار سے ۱۲۸۴ھ میں ایک منظوم شرح بھی لکھ سکتے تھے مگر دوسری کتاب کے آخر میں بالکل یہی جملہ لکھا گیا ہے جس نے اس شبہ کو ختم کر دیا ہے کہ یہ کتاب ان کی نظم ہے۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

اسی کاتب کے قلم سے لکھی ہوئی ایک دوسری کتاب: الدرة البهية فى نظم الآجرومية بھی اسی جلد میں ہے۔ اس کتاب کے مصنف شرف الدین یحیٰی العمریطی الشافعی المتوفی ۹۷۰ھ ہیں۔ اس کتاب کا پہلا شعر ہے:

قل الحمد لله الذى وحده على ومحبّة واسئل عونه وتوسّلا

اور آخری شعر ہے:

ومن بجميع الشمل واغفر ذنوبنا وصلّ على خير الأنام من تلا

یہ کتاب ۱۲۹۰ھ میں بمقام دہلی ایک مجموعے کے ساتھ چھپی تھی۔ اس مجموعے میں الدرہ البہیۃ کے علاوہ یہ کتابیں شامل تھیں:

۱ - کاشف الظلام از محمد سعد اللہ

۲ - ألفيه از ابن مالک

۳ - لامیۃ الأفعال از ابن مالک

اس کتاب کا کاغذ، روشنائی اور خط بجنسہ پہلی کتاب کی طرح ہے۔

○ مخطوطہ ۲۱ (داخلہ نمبر ۳۰۰۰)

- نہایۃ البررۃ فی قرأۃ الأئمۃ الثلاثۃ الزائدۃ علی العشرۃ (عربی)
- مصنف: شمس الدین محمد بن محمد ابن الجزری المتوفی ۸۳۳ھ
- ورق ۱۲ تقطیع $\frac{۵\frac{۱}{۲} \times ۸}{۳ \times ۶}$ ۲۵ سطری، کاغذ ولایتی بادامی روشنائی معمولی صمغ وودی خط خام نسخ، عنوان سرخ رنگ سے۔

یہ ایک منظوم رسالہ ہے جس میں ابن محیصن حسین البصری اور الاعمش کے اختلافات نحوی کو قرآن مجید کی تجوید کی تفصیل کے ساتھ سورۃ بسورۃ نظم کیا گیا ہے۔ ابتدا یوں ہے ؎

بدأت بحمد اللہ نظمی أولا ۔۔۔ وأهدی صلاتی للنبی ومن تلا

وبعد فخذ نظمی حروف ثلاثۃ ۔۔۔ علی العشرۃ قد زادت وکن متأملا

یہ نسخہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ میں لکھا گیا ہے۔ کاتب کا نام حسن حسن ہے جو ایک أزہری طالب علم ہے۔ اس کا اپنا وطن دیار الجزیرہ ہے، جو مصر ہی کا ایک مقام ہے۔ اس کتاب کی کتابت کے وقت یہ صاحب ازہر میں مقیم تھے۔

قرأت کے امام ابن الجزری نے علم قرأت پر بہت سی نظمیں لکھی ہیں۔ ان میں سے یہ بھی ایک نظم ہے جو ایک مجموعہ کے ساتھ بہت دن ہوئے مطبعۃ حسینیۃ مصریۃ چھپ چکی ہے۔

(مسلسل)